باب چہارم

پاکستان کی سرزمین اور آب وہوا

کثیر الانتخابی سولات

۱۔

۱۔ پاکستان کا کُل رقبہ _____ مربع کلومیٹر ہے۔

(الف) ۷۹۳,۰۹۳ (ب) ۷۹۶,۰۹۶ (ج) ۷۹۲,۰۹۲ (د) ۷۹۱,۰۹۱

۲۔ _____ پاکستان کا رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔

(الف) سندھ (ب) بلوچستان (ج) پنجاب (د) سرحد

۳۔ پنجاب کا رقبہ _____ مربع کلومیٹر ہے۔

(الف) ۲۰۵,۳۴۵ (ب) ۲۰۶,۳۴۶ (ج) ۲۰۲,۳۴۲ (د) ۲۰۱,۳۴۱

۴۔ سندھ کا رقبہ _____ مربع کلومیٹر ہے۔

(الف) ۱۷۰,۹۱۷ (ب) ۱۶۰,۹۱۶ (ج) ۱۴۰,۹۱۴ (د) ۱۵۰,۹۱۵

۵۔ بلوچستان کا رقبہ _____ مربع کلومیٹر ہے۔

(الف) ۳۴۵,۱۹۰ (ب) ۳۴۶,۱۹۰ (ج) ۳۴۲۱۹۰ (د) ۳۴۷,۱۹۰

۶۔ خیبر پختون خواہ کا رقبہ _____ مربع کلومیٹر ہے۔

(الف) ۷۴,۵۲۱ (ب) ۷۴,۶۲۱ (ج) ۷۲,۶۲۲ (د) ۷۴,۷۲۱

۷۔ فاٹا کا کل رقبہ _____ مربع کلومیٹر ہے۔

(الف) ۲۶,۲۲۰ (ب) ۲۷,۲۲۰ (ج) ۲۸,۲۲۰ (د) ۲۱,۲۲۰

۸۔ اسلام آباد کا کل رقبہ _____ مربع کلومیٹر ہے۔

(الف) ۹۰۱ (ب) ۹۰۶ (ج) ۹۰۸ (د) ۹۰۲

۹۔ پاکستان ایشیاء کے _____ میں واقع ہے۔

(الف) شمال (ب) جنوب (ج) مشرق (د) مغرب

۱۰۔ ایران اور پاکستان کی مشترکہ سرحد _____ کلومیٹر ہے۔

(الف) ۷۰۰ (ب) ۸۰۰ (ج) ۹۰۰ (د) ۶۰۰

۱۱۔ بھارت پاکستان کے _____ میں واقع ہے۔

(الف) مشرق (ب) مغرب (ج) شمال (د) جنوب

۱۲۔ بھارت اور پاکستان کی مشترکہ سرحد _____ کلومیٹر لمبی ہے۔

(الف) ۱۶۲۰ (ب) ۱۶۱۰ (ج) ۱۶۳۰ (د) ۱۶۴۰

۱۳۔ چین پاکستان کے _____ طرف واقع ہے۔
(الف) مشرق (ب) مغرب (ج) شمال (د) جنوب

۱۴۔ پاکستان اور چین کی مشترکہ سرحد _____ کلومیٹر لمبی ہے۔
(الف) ۸۵۶ (ب) ۶۸۶ (ج) ۵۸۵ (د) ۴۸۴

۱۵۔ پاکستان اور چین شاہراہ _____ کے ذریعے ملتے ہیں۔
(الف) ہمالیہ (ب) قراقرم (ج) ڈیورنڈ (د) کرم

۱۶۔ _____ پاکستان کو تاجکستان سے علیحدہ کرتا ہے۔
(الف) کابل (ب) بولان (ج) کرم (د) واخان

۱۷۔ افغانستان اور پاکستان کی سرحد _____ کہلاتی ہے۔
(الف) کرم لائن (ب) بولان لائن (ج) خیبر لائن (د) ڈیورنڈ لائن

۱۸۔ ڈیورنڈ لائن _____ کلومیٹر لمبی ہے۔
(الف) ۲۲۵۲ (ب) ۲۱۵۳ (ج) ۲۳۵۳ (د) ۳۳۴۳

۱۹۔ بحیرہ عرب _____ کلومیٹر کے رقبے کا ساحلی علاقہ ہے۔
(الف) ۶۰۰ (ب) ۷۰۰ (ج) ۸۰۰ (د) ۴۰۰

۲۰۔ پاکستان کے پہاڑ _____ حصوں پر مشتمل ہیں۔
(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

۲۱۔ ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی _____ ہے۔
(الف) کے۔ٹو (ب) کوہ سفید (ج) نانگا پربت (د) تخت سلیمان

۲۲۔ نانگا پربت _____ میٹر بلند ہے۔
(الف) ۸۱۶۵ (ب) ۸۱۲۶ (ج) ۸۱۲۷ (د) ۸۱۲۸

۲۳۔ قراقرم سلسلے کی اونچائی _____ میٹر ہے۔
(الف) ۶۰۰۰ (ب) ۷۰۰۰ (ج) ۸۰۰۰ (د) ۹۰۰۰

۲۴۔ _____ دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی ہے۔
(الف) نانگا پربت (ب) کے۔ٹو (ج) تخت سلیمان (د) کوہ سفید

۲۵۔ کے۔ٹو _____ میٹر بلند ہے۔
(الف) ۸۵۱۲ (ب) ۸۶۱۱ (ج) ۸۷۱۳ (د) ۸۵۱۱

۲۶۔ کے۔ٹو _____ پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔
(الف) ہمالیہ (ب) قراقرم (ج) ہندوکش (د) وزیرستان

۲۷۔ شاہراہ قراقرم کو _____ بھی کہا جاتا ہے۔
(الف) شاہراہ ریشم (ب) شاہراہ سندھ (ج) شمالی شاہراہ (د) ڈیورنڈ لائن

۲۸۔ ہندوکش کے سلسلے کی بلند ترین چوٹی _____ ہے۔
(الف) ترچ میر (ب) تخت سلیمان (ج) کوہ سفید (د) کے۔ٹو

۲۹۔ ترچ میر _____ میٹر بلند ہے۔
(الف) ۷۶۹۰ (ب) ۷۵۹۱ (ج) ۷۶۹۲ (د) ۷۶۹۳

۳۰۔ ہندوکش کا زیادہ تر حصہ _____ میں ہے۔
(الف) سبی (ب) بولان (ج) گومل (د) افغانستان

۳۱۔ کوہ سفید _____ میٹر لمبی ہے۔
(الف) ۳۷۰۰ (ب) ۳۸۰۰ (ج) ۳۶۰۰ (د) ۳۵۰۰

۳۲۔ _____ خیبر اور کرم پاس کے درمیان واقع ہے۔
(الف) وزیرستان پہاڑی سلسلہ (ب) کوہ سفید
(ج) تخت سلیمان (د) ترچ میر

۳۳۔ کوہ سفید کی سب سے اونچی چوٹی _____ ہے۔
(الف) ترچ میر (ب) سکرام (ج) گوراکھ (د) گومل

۳۴۔ _____ پہاڑی سلسلہ دریائے گومل کے جنوب میں واقع ہے۔
(الف) وزیرستان (ب) کیرتھر (ج) ہندوکش (د) سلیمان

۳۵۔ کوہ سلیمان کی بلند ترین چوٹی _____ ہے۔
(الف) ترچ میر (ب) گوراکھ (ج) سکرام (د) تخت سلیمان

۳۶۔ تخت سلیمان کی اونچائی _____ میٹر ہے۔
(الف) ۳۵۸۵ (ب) ۳۴۸۷ (ج) ۳۵۸۷ (د) ۳۶۸۷

۳۷۔ _____ پاس کوئٹہ اور سبی کو ملاتا ہے۔
(الف) خیبر (ب) کرم (ج) بولان (د) گومل

۳۸۔ _____ پاس پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارت کے لیے مشہور ہے۔
(الف) بولان (ب) خیبر (ج) گومل (د) کرم

۳۹۔ _____ پہاڑی سلسلہ زیریں خشک زیریں خشک پہاڑوں پر مشتمل ہے۔
(الف) کیرتھر (ب) وزیرستان (ج) سلیمان (د) کوہ سفید

۴۰۔ کیرتھر کی بلند ترین چوٹی _____ ہے۔
(الف) سکرام (ب) گوراکھ (ج) ترچ میر (د) تخت سلیمان

۴۱۔ _____ سطح مرتفع دریائے سندھ اور جہلم کے درمیان واقع ہے۔
(الف) پوٹھوہار (ب) بلوچستان (ج) سبی (ج) سندھ

۴۲۔ سون اور حارو _____ سطح مرتفع کے دریا ہیں۔

(الف) پوٹوہار (ب) بلوچستان (ج) سبی (ج) سندھ

۴۳۔ کوہ نمک کی بلندی _____ میٹر ہے۔

(الف) ۴۰۰ (ب) ۸۰۰ (ج) ۷۰۰ (ج) ۵۰۰

۴۴۔ کیرتھر اور کوہ سلیمان کے مغرب میں سطح مرتفع _____ واقع ہے۔

(الف) پوٹھار (ب) بلوچستان (ج) سبی (د) سندھ

۴۵۔ سطح مرتفع بلوچستان کی بلندی _____ میٹر ہے۔

(الف) ۶۵۲ (ب) ۶۵۰ (ج) ۶۵۱ (د) ۶۴۹

۴۶۔ سطح مرتفع بلوچستان پاکستان کے _____ فیصد علاقے پر مشتمل ہے۔

(الف) ۴۰ (ب) ۵۰ (ج) ۶۰ (د) ۳۰

۴۷۔ _____ سطح مرتفع بلوچستان کا اہم دریا ہے۔

(الف) ذوہب (ب) پولادی (ج) بنگولی (د) دشت

۴۸۔ زیارت اور مسلم باغ کی چوٹیاں _____ میٹر بلند ہیں۔

(الف) ۲۱۴۴ (ب) ۲۱۵۵ (ج) ۲۱۳۳ (د) ۲۱۶۶

۴۹۔ جہلم، چناب اور راوی _____ کے علاقے میں دریائے سندھ میں داخل ہوتے ہیں۔

(الف) منھن کوٹ (ب) سرگودھا (ج) چنیوٹ (د) سانگلہ

۵۰۔ _____ میانوالی کے قریب کا ریگستانی علاقہ ہے۔

(الف) طلل (ب) چولستان (ج) تھر (د) تازا

۵۱۔ بہاولپور کا _____ فیصد حصہ چولستان میں ہے۔

(الف) ۴۰°C (ب) ۵۰°C (ج) ۶۰°C (د) ۷۰°C

۵۲۔ _____ ریگستان کا زیادہ تر حصہ بھارت میں ہے۔

(الف) تھل (ب) تارا (ج) تھر (د) چولستان

۵۳۔ تھر اور تارا _____ ریگستان کا حصہ ہے۔

(الف) چاغی (ب) راجستان (ج) چولستان (د) خاران

۵۴۔ پاکستان کا ساحلی علاقہ _____ کہلاتا ہے۔

(الف) ۵۰۰ (ب) ۶۰۰ (ج) ۷۰۰ (د) ۸۰۰

۵۵۔ ایران اور حب کے درمیان کا ساحلی علاقہ _____ کہلاتا ہے۔

(الف) سندھ (ب) مکران (ج) حب (د) کوئٹہ

۵۶۔ پاکستانی میدانی علاقوں کا کم سے کم درجہ حرارت جنوری میں _____ ہے۔
(الف) ۳ (ب) ۴ (ج) ۵ (د) ۶

۵۷۔ جنوری میں زیادہ تر درجہ حرارت _____ ہوتا ہے۔
(الف) ۲۴ (ب) ۲۳ (ج) ۲۲ (د) ۲۴

۵۸۔ پاکستان _____ طبعی حصوں میں تقسیم ہے۔
(الف) ۴ (ب) ۳ (ج) ۵ (د) ۶

۵۹۔ زمین پر موجود پانی میں سے _____ فیصد نمکین ہے۔
(الف) ۹۷.۲ (ب) ۹۳.۲ (ج) ۹۴.۲ (د) ۹۵.۲

۶۰۔ انسان کے جسم میں _____ فیصد پانی پایا جاتا ہے۔
(الف) ۶۰ (ب) ۷۰ (ج) ۸۰ (د) ۴۰

جوابات

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۷۹۶۰۹۶	بلوچستان	۳۴۵_۲۰۵	۹۱۴_۱۴۰	۱۹۰_۳۴۷	۷۴،۵۲۱
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۷،۲۲۰	۹۰۶	جنوبی	۸۰۰	مشرقی	۱۶۱۰
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
شمال	۵۸۵	قراقرم	واکھان	ڈیورنڈ لائن	۲۲۵۲
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۷۰۰	دو	نانگا پربت	۸۱۲۶	۷۰۰۰	کے۔ٹو
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۸۶۱۱	قراقرم	شاہراہ ریشم	ترچ میر	۷۶۹۰	افغانستان
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۳۶۰۰	وزیرستان پہاڑی سلسلہ	سیکرام	سلیمان	تخت سلیمان	۳۴۸۷
۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
بولان	گومل	کیرتھر	گوراکھ	پوٹوہار	پوٹوہار
۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۷۰۰	بلوچستان	۶۵۰	۴۰	ذوہب	۲۱۳۳
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
مٹھن کوٹ	تھل	۶۰	چولستان	راجھستان	۷۰۰
۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
مکران	۴°C	۲۴	۴	۹۷.۲	۷۰

مختصر سولات اور جوابات

سوال نمبر ۱۔ پاکستان کا محلِ وقوع چار جملوں میں بیان کریں،

جواب: i- یہ جنوبی ایشیاء میں واقع ہے۔

ii- چین اس کے شمال میں ہے۔

iii- بھارت اس کے مشرق میں ہے۔

iv- بحیرہ عرب پاکستان کے جنوب میں ہے۔

سوال نمبر ۲۔ پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے نام لکھیئے۔ (۲۰۱۰)

جواب: i- بھارت ii- افغانستان iii- ایران iv- چین

سوال نمبر ۳۔ پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت پر چار جملے لکھیئے۔

جواب: i- بحیرۂ عرب کے ذریعے مشرق وسطیٰ سے تیل تمام مشرقی ممالک کو فراہم کیا جاتا ہے۔

ii- پاکستان ایشیائی اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں گھرا ہوا ہے۔

iii- اسلامی دنیا کی واحد ایٹمی قوت کا حامل ہونا پاکستان کا فخر ہے۔

iv- پاکستان مشرق اور مغرب کے درمیان زمینی راستے، ریلوے اور فضائی راستہ فراہم کرتا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ پاکستان کے طبعی خدوخال کے نام بتائیں۔

جواب: i- پہاڑ ii- سطح مرتفع iii- میدانی علاقے iv- ریگستان v- ساحلی علاقے

سوال نمبر ۵۔ شمالی بلند پہاڑوں کے نام بتائیں۔

جواب: i- ہمالیہ ii- قراقرم

سوال نمبر ۶۔ شمال مغربی پہاڑ کے حصوں کے نام بتائیں۔

جواب: i- کوہ ہندوکش ii- کوہ سفید iii- کوہ سلیمان iv- کوہ کیرتھر

سوال نمبر ۷۔ پاکستان کی چار اہم چوٹیوں کے نام بتائیں۔

جواب: i- کوہ ہندوکش میں ترچ میر ii- قراقرم میں کے۔ٹو

iii- کوہ سلیمان میں تختِ سلیمان iv- ہمالیہ میں نانگا پربت

سوال نمبر ۸۔ کوہ ہمالیہ کے حصوں کے نام بتائیں۔

جواب: i- سائی والیک پہاڑ ii- پیر پنجال iii- کوہ ہمالیہ iv- لاڈھاک

سوال نمبر۹۔ شمال مشرقی سلسلے کی چار خصوصیات بتائیں۔

جواب:
-i یہ پاکستان کو قدرتی دفاع مہیا کرتا ہے۔
-ii یہ پاکستان کے جنگلات کا بڑا حصہ ہے۔
-iii یہ پاکستان کو شدید ٹھنڈی ہواؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔
-iv یہاں پر بہت سے قدرتی معدنیات پائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر۱۰۔ دریائے سندھ کے بالائی علاقے پر چار جملے لکھیں۔

جواب:
-i یہ ہمالیہ کے جنوب میں واقع ہے۔
-ii اسے دریائے سندھ پانی فراہم کرتا ہے۔
-iii یہ پاکستان کا ذرخیز ترین علاقہ ہے۔
-iv دریائے جہلم، سندھ اور چناب اس علاقے میں واقع ہیں۔

سوال نمبر۱۱۔ بھارت کے مشرق میں واقع مسلم ممالک کے نام لکھیں۔

جواب: -i بنگلہ دیش -ii انڈونیشیاء -iii برونائی -iv ملائیشیاء

سوال نمبر۱۲۔ دریائے سندھ کے زیریں علاقے پر چار جملے لکھیئے۔

جواب:
-i وہ علاقہ جہاں دریائے سندھ، سندھ کے علاقے میں داخل ہوتا ہے۔ دریائے سندھ کا زیریں علاقہ کہلاتا ہے۔
-ii یہ میدانی علاقہ ہے۔
-iii یہاں کی مٹی ذرخیز ہے۔
-iv یہ ملکی معیشت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سوال نمبر۱۳۔ آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کے علاقوں کے نام بتایئے۔

جواب:
-i نیم حاری بری بلند آب وہوا کا خطہ
-ii نیم حاری بری سطح مرتفع کی آب وہوا کا خطہ
-iii نیم حاری بری میدانی آب وہوا کا خطہ
-iv حاری ساحلی آب وہوا کا خطہ

سوال نمبر۱۴۔ فضائی آلودگی کے چار اسباب لکھیئے۔ (۲۰۱۰)

جواب:
-i تیزابی بارش۔
-ii دھاتوں کو ہوا میں جلانا۔
-iii فیکٹریوں کا دھواں۔
-iv ہوا میں تابکاری اجزاء۔

سوال نمبر ۱۵۔ پانی کی آلودگی کے چار اسباب لکھیئے۔ (۲۰۱۰)

جواب:
-i دریا میں تیل کا ضائع کرنا۔
-ii نیوکلیئر مادے وغیرہ۔
-iii پانی میں سوریج کا ملاوٹ۔
-iv فیکٹریوں کے کچرے کا پانی میں اخراج۔

سوال نمبر ۱۶۔ زمینی آلودگی کے چار اسباب لکھیئے۔ (۲۰۱۰)

جواب:
-i نیوکلیئر ٹیسٹ اور دھماکے۔
-ii پلاسٹک کی تھیلیوں کا ضائع کرنا۔
-iii کیمیائی اجزاء کا ضائع کرنا۔
-iv کیڑے مار دوائیں۔

سوال نمبر ۱۷۔ آلودگی کو کم کرنے کے چار طریقے بتائیں۔

جواب:
-i کچرے کو صحیح طریقے سے جلایا جائے۔
-ii زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔
-iii پلاسٹک کی تھیلیوں کا استعمال روک دیا جائے۔
-iv گندے پانی کو صاف کرنے کا انتظام کیا جائے۔

سوال نمبر ۱۸۔ کوہ نمک پائے جانے والے معدنیات کے نام لکھیئے۔

جواب: -i جپسم -ii کوئلہ -iii نمک

سوال نمبر ۱۹۔ پاکستانی بندرگاہوں کے نام لکھیئے۔

جواب: -i کراچی -ii سومیانی -iii پسنی
-iv جیوانی -v پورٹ قاسم -vi اورماڑا
-vii گوادر

بیانیہ سولات اور جوابات

سوال نمبر ا۔ پاکستان کا محل وقوع بیان کریں اور جنوبی ایشیاء میں اس کی اہمیت بیان کریں۔ (۲۰۱۱) (۲۰۰۹) (۲۰۱۳)

جواب:

تعارف:

پاکستان ہمارا وطن ہے۔ ہمیں یہ وطن بے حد قربانیوں کے بعد حاصل ہوا ہے۔ یہ ایشیاء کے جنوب میں واقع ہے۔ اسکی جنوبی ایشیاء میں بہت اہمیت ہے۔ یہ محل وقوع بھی اللہ کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔

محل وقوع:

پاکستان براعظم ایشیاء کا انتہائی اہم ملک ہے جس کا کل رقبہ ۷,۹۶,۰۹۶ مربع کلومیٹر ہے۔ پاکستان کے پانچ صوبے ہیں۔ پنجاب، سندھ، خیبر پختون خواہ (سرحد)، بلوچستان اور گلگت بلتستان۔ اس میں صوبہ پنجاب آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے جبکہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔

پاکستان کے جنوب مغرب میں ایران واقع ہے جب کہ مشرق میں بھارت، شمال میں چین اور شمال مغرب میں افغانستان واقع ہے۔ پاکستان کے جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے جو انتہائی اہم سمندری راستہ ہے۔ افغانستان اور پاکستان کی سرحد ڈیورنڈ لائن کہلاتی ہے جو کہ ۲۲۵۲ کلومیٹر لمبی ہے۔

اہمیت:

پاکستان جنوبی ایشیاء میں اپنے محل وقوع کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی جغرافیائی، سیاسی اور معاشیاتی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل باتوں سے لگایا جاسکتا ہے۔

ا۔ چین:

پاکستان کے شمال میں چین واقع ہے۔ پاکستان کے زیادہ تر دریا شمالی جانب سے آتے ہیں اور اس طرف اونچے اونچے پہاڑ بھی واقع ہیں۔ چین دنیا کا ایک اہم ملک ہے۔ چین اور پاکستان کے درمیان شاہراہ قراقرم ہے۔ جو ان ممالک کو آپس میں ملاتی ہے پاکستان اور چین کے روابط بہت دوستانہ ہیں۔ ان کے تجارتی تعلقات بھی بہت اچھے ہیں۔

۲۔ افغانستان:

افغانستان پاکستان کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ یہ ایک اسلامی ملک ہے۔ پاکستان اور افغانستان کی سرحد ڈیورنڈ لائن کہلاتی ہے جو کہ ۲۲۵۲ کلومیٹر لمبی ہے۔ پاکستان کے افغانستان ساتھ اچھے تجارتی تعلقات ہیں۔ پاکستان افغانستان کو تجارت کے لیئے بری اور بحری راستہ بھی فراہم کرتا ہے۔ افغانستان اور پاکستان ای۔سی۔او کے ممبران بھی ہیں۔ (اقتصادی تعاون کی تنظیم) (Economic Co-operation)

۳۔ ایران:

ایران پاکستان کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ شروع ہی سے دونوں ممالک میں مثالی روابط قائم ہیں ۱۹۴۷ء میں ایران پاکستان کو تسلیم کرنے والا دنیا کا پہلا ملک تھا۔ ایران دنیا کے ان ممالک میں سے ہے جہاں تیل کے بے بہا ذخائر موجود ہیں۔ ایران بھی ای۔سی۔او کا ممبر ہے۔

۴۔ بھارت:

پاکستان کے مشرق میں بھارت واقع ہے۔ بھارت دنیا کے بڑے جمہوری ممالک میں سے ایک ہے۔ یہ دنیا کا آبادی کے لحاظ سے دوسرا بڑا ملک ہے۔ پاکستان بھارت کے ساتھ دوستانہ روابط کا خواہشمند ہے مگر مسئلہ کشمیر کے حل تک ایسا ہونا ناممکن ہے۔

۵۔ بحیرۂ عرب:

پاکستان کے جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے جو کہ ایک اہم تجارتی راستہ ہے۔ پاکستان کی بھی زیادہ تر تجارت اسی کے ذریعے ہوتی ہے۔

۶۔ خلیجی ممالک:

پاکستان کے محل وقوع کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ یہ خلیجی تیل کے ذخائر والے ممالک کے قریب واقع ہے۔ ان ممالک کی تیل کے ذخائر کی وجہ سے دنیا میں بہت اہمیت ہے۔ پاکستان کے مراکش سے انڈونیشیا تک ان تمام ممالک سے اچھے تعلقات ہیں۔

۷۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک:

مشرق وسطیٰ کے ممالک جیسے سعودی عرب اور خلیج فارس کی عرب ریاستیں بھی پاکستان کے قریب واقع ہیں۔ یہ پاکستانیوں کا دوسرا گھر تصور کی جاتی ہیں۔

۸۔ کراچی بین الاقوامی بندرگاہ اور ہوائی اڈہ:

کراچی نہ صرف پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے بلکہ یہ بین الاقوامی بندرگاہ اور ہوائی اڈہ بھی ہے۔ یہ یورپ کو ایشیاء سے ہوائی اور بحری راستوں کے ذریعے ملاتا ہے۔ کراچی کی بندرگاہ کے ذریعے پاکستان مختلف ممالک سے تجارت کرتا ہے۔

انڈس ویلی اور گندھارا:

پاکستان میں دو قدیم ترین تہذیبوں کی باقیات ہیں۔ یہ تہذیبیں انڈس ویلی اور گندھارا ہیں اس کی بدولت لاکھوں سیاح یہاں ہر سال آتے ہیں جو کہ سوات اور کاغان بھی جاتے ہیں۔

پاکستان، افغانستان اور ترکمانستان کا معاہدہ:

اچھے مراسم کی بنیاد پر پاکستان، افغانستان اور ترکمانستان نے گیس کی فراہمی کے متعلق معاہدہ بھی کیا ہے۔ جو کہ افغانستان سے پاکستان تک پائپ لائنوں کے ذریعے گیس کی فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔ اس سے ان ممالک کے دوستانہ تعلقات اور بھی گہرے ہوں گے۔

مسئلہ کشمیر:

پاکستان اور بھارت میں اصل لڑائی مسئلہ کشمیر سے متعلق ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو دونوں ممالک میں ہمیشہ امن رہے گا۔ دونوں ممالک اس مسئلے کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔

دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت:

پاکستان دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت ہے۔ مسلم ممالک میں یہ واحد ایٹمی قوت ہے۔ اسی بنیاد پر پاکستان کو اسلامی ممالک میں خاص اہمیت حاصل ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان پر خاص کرم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اسے انتہائی اہم محل وقوع بخشا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے وطن کی سالمیت کی بھرپور کوشش کریں۔

سوال نمبر۲۔ پاکستان کے طبعی خدوخال کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **تعارف:**

پاکستان جنوبی ایشیاء میں واقع انتہائی اہمیت کا حامل ملک ہے۔ پاکستان میں بہت سے قدرتی مناظر موجود ہیں۔ بنیادی طور پر پاکستان کو چار طبعی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ پہاڑی سلسلے ۲۔ سطح مرتفع ۳۔ میدانی علاقے ۴۔ ریگستان

پہاڑی سلسلے:

پاکستان کے پہاڑی سلسلوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(i) شمالی اور شمال مشرقی پہاڑی سلسلے

(ii) شمال مغربی اور مغربی پہاڑی سلسلے

شمالی اور شمال مشرقی پہاڑی سلسلے:

اس سلسلے میں ہمالیہ اور قراقرم شامل ہیں۔

ہمالیہ:

ہمالیہ پورے جنوبی ایشیاء کے خطے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے مغربی حصے جموں و کشمیر سے گزرتے ہیں اس پہاڑی سلسلے کے مندرجہ ذیل حصے ہیں۔

(الف) سائی والیک پہاڑ:

یہ ہمالیہ کا حصہ ہے۔ یہ پہاڑ ہمالیہ کے جنوبی حصے میں سیالکوٹ سے لے کر شمالی حصے میں راولپنڈی تک پھیلے ہوئے ہیں اور ان کی اونچائی ۳۰۰ سے ۱۰۰۰ میٹر تک ہے۔

(ب) پیر پنجال پہاڑی سلسلہ:

ہمالیہ کا نچلا حصہ پیر پنجال پہاڑی سلسلہ کہلاتا ہے۔ یہ قراقرم اور سائی والیک پہاڑی کے ساتھ ہے۔ ان کی اونچائی ۱۸۰۰ سے ۴۶۰۰ میٹر تک ہوتی ہے۔ پُر فضا مقامات جیسے مری، ایوبیہ، کاغان اسی سلسلے میں واقع ہیں۔

(ج) عظیم کوہ ہمالیہ:

ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی پیر پنجال اور قراقرم کے درمیان واقع ہے اس کی بلندی تقریباً ۶۵۰۰ میٹر ہے۔ اس سلسلے کی سب سے اونچی پہاڑی نانگا پربت ہے۔ جو تقریباً ۸۱۲۶ میٹر بلند ہے۔ دریائے سندھ بھی اسی سلسلے سے نکلتا ہے اور وادی کشمیر بھی اسی میں واقع ہے۔

(د) لڈھاک پہاڑی سلسلہ:

یہ ہمالیہ کا اندرونی حصہ کہلاتا ہے۔ کوہ ہمالیہ شمال کی جانب نیچے ہوتی جاتی ہے۔ یہ نیچی پہاڑیاں لڈھاک کہلاتی ہیں۔

(و) قراقرم:

ہمالیہ کے شمال جنوب میں قراقرم کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔ گلگت اور کشمیر اسی میں واقع ہیں۔ اس کی بلندی تقریباً ۱۰۰۰ میٹر ہے۔

اس کی سب سے بلند چوٹی کے۔ٹو (گاڈون آسٹن) ہے جو کہ ۸۶۱۱ میٹر بلند ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ پاکستان اور چین کے درمیان واقع ہے۔ شاہراہ قراقرم بھی اسی سلسلے میں بنائی گئی ہے۔

شمال مغربی اور مغربی پہاڑی سلسلے:

شمال مغربی اور مغربی پہاڑی سلسلے بھی ہمالیہ ہی کے حصے ہیں لیکن یہ بلندی میں ہمالیہ سے کم ہیں۔ اس کے بھی چار حصے ہیں۔

۱۔ سلسلہ ہندوکش:

ہندوکش کا زیادہ تر حصہ افغانستان میں واقع ہے۔ ترچ میر اس کی بلند ترین چوٹی ہے جو کہ ۷۶۹۰ میٹر بلند ہے۔ یہ بارشوں والی ہواؤں کو روکتا ہے۔

۲۔ کوہ سفید:

یہ سلسلہ خیبر اور کرم پاس کے درمیان واقع ہے۔ اس کی بلندی تقریباً ۳۶۰۰ میٹر ہے۔ اس کی چوٹیاں برف سے ڈھکی رہتی ہیں اس سلسلے کی بلند ترین پہاڑی کا نام سائی کرم ہے۔

۳۔ وزیرستان پہاڑی سلسلہ:

کرم اور گومل پاس کے درمیان کا پہاڑی سلسلہ وزیرستان پہاڑی سلسلہ کہلاتا ہے۔ اس کی بلندی تقریباً ۱۵۰۰ سے ۳۰۰۰ میٹر ہے۔

۴۔ سلیمان پہاڑی سلسلہ:

یہ سلسلہ دریائے گومل کے جنوب سے شروع ہوتا ہے۔ اس کی بلند ترین چوٹی تخت سلیمان ہے جو تقریباً ۳۴۸۷ میٹر بلند ہے۔

۵۔ کیرتھر پہاڑی سلسلہ:

یہ سلسلہ تخت سلیمان کے جنوب میں واقع ہے اور دریائے سندھ کی نچلی وادیوں تک جاتا ہے۔ اس کی بلند ترین چوٹی کوداکھ ہے۔

سطح مرتفع:

پاکستان میں دو سطح مرتفع ہیں۔

۱۔ پوٹوہار سطح مرتفع:

یہ دریائے سندھ اور جہلم کے درمیان واقع ہے۔ یہ جہلم سے شروع ہو کر میانوالی، راولپنڈی اور اسلام آباد کے کچھ حصوں پر مشتمل ہے۔ اس میں کوہ نمک واقع ہے جس کی بلندی ۷۵۰ سے ۹۰۰ میٹر ہے۔ یہ علاقہ بنجر ہونے کے باوجود معدنیات کی دولت سے مالا مال ہے۔ اس کے مشہور دریا سون اور حرو ہیں۔

۲۔ سطح مرتفع بلوچستان:

سطح مرتفع بلوچستان کا وسیع علاقہ سلیمان اور کیرتھر پہاڑیوں کے درمیان پایا جاتا ہے یہ خشک علاقہ ہے اس کی بلندی ۶۰۰ سے ۹۰۰ میٹر ہے۔ چاغی کی پہاڑیاں اس علاقے کو افغانستان سے جدا کرتی ہیں۔ یہ علاقہ تقریباً بنجر ہے۔ حب اس سطح مرتفع کا اہم دریا ہے اور کوئلہ، گیس، لوہا، کاپر اور کرومائیٹ جیسے اہم ذخائر یہاں پائے جاتے ہیں۔

میدانی علاقے:

پاکستان کے میدانی علاقے تین حصوں پر مشتمل ہیں۔

۱۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان:

یہ میدانی علاقہ جس میں دریائے سندھ پنجاب تک بہتا ہے۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان کہلاتا ہے۔ یہ ہمالیہ کے سلسلے کے جنوب میں واقع ہے۔ اس سلسلے کو دریائے سندھ ذرخیز بناتا ہے۔ یہ پاکستان کا ذرخیز ترین علاقہ ہے۔

۲۔ دریائے سندھ کا زیریں میدان:

اس حصے میں دریائے سندھ، سندھ کے علاقے میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ ایک سپاٹ میدان ہے۔ یہ بھی ذرخیز علاقہ ہے۔ اور ملک کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

۳۔ ڈیلٹا سندھ:

وہ علاقہ جہاں دریائے سندھ بحیرۂ عرب سے مل کر ڈیلٹا بنا لیتا ہے۔ اسے سندھ ڈیلٹا کہتے ہیں۔ یہ علاقہ ذرخیز ہے۔ چونکہ یہ علاقہ ٹھٹھہ کے قریب ہے اس لیے ٹھٹھہ ذرخیز ہے۔ معدنیات اور نمکیات بھی اس علاقے میں پائے جاتے ہیں۔

ریگستانی اور ساحلی علاقے:

ریگستان ایسے ریتیلے علاقے ہوتے ہیں جہاں پانی کی بھی کمی ہوتی ہے اور ہریالی کی بھی۔ ریگستان سندھ، پنجاب اور بلوچستان میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ریگستان ذیل میں درج ہیں۔

i- تھر اور نارا:

تھر دنیا کے دس بڑے ریگستانوں میں سے ایک ہے۔ یہ سندھ میں واقع ہے یہ راجھستان کا حصہ ہے۔ یہاں کے لوگوں کی زندگی بہت مشکل ہوتی ہے۔ نارا خیر پور کے قریب واقع ہے۔

ii- تھل:

یہ ریگستان میانوالی، مظفر آباد اور ڈیرہ غازی خان میں واقع ہے۔ یہ نسبتاً ذرخیز علاقہ ہے کیونکہ اسے سندھ کینال کا پانی ملتا ہے۔

iii- چولستان:

اس کا بڑا حصہ بھارت میں ہے۔ ۴۰ فیصد حصہ جو بہاولپور میں ہے چولستان کہلاتا ہے۔

iv- چاغی اور خاران:

یہ بہت خشک علاقے ہیں۔ یہاں سالانہ بارشیں ۲۵ ملی میٹر سے بھی کم ہیں۔ یہاں کی آبادی بھی انتہائی کم ہے۔

ساحلی علاقے:

پاکستان کے ساحلی علاقوں کی لمبائی تقریباً ۷۰۰ کلومیٹر ہے۔ ایران اور حب کے درمیان کا ساحلی علاقہ مکران کہلاتا ہے۔ یہ تقریباً ۵۰۰ میٹر لمبا ہے۔ پاکستان کے تمام ساحلی علاقے بحیرہ عرب میں واقع ہیں۔

پاکستان کی سب سے اہم بندرگاہ کراچی ہے۔ اس کے علاوہ بن قاسم، سومیانی، پسنی، جیوانی اور گوادر بھی ہیں۔

اختتامیہ:

پاکستان کے طبعی خدوخال قدرتی دولت سے مالا مال ہیں۔

سوال نمبر۳۔ شمال مشرقی پہاڑی سلسلے کے فوائد تحریر کریں۔

جواب: **تعارف:**

شمال مشرقی پہاڑی سلسلہ پاکستان کا اہم پہاڑی سلسلہ ہے۔ ہمالیہ جو کہ دنیا کا بلند ترین پہاڑی سلسلہ مانا جاتا ہے اسی میں واقع ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کے فوائد درج ذیل ہیں۔

قدرتی بچاؤ:

کیونکہ یہ سلسلہ بہت بلند ہے لہٰذا یہ پاکستان کو قدرتی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اور دشمنوں کو دور رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ پاکستانی افواج کو یہاں حفاظتی طور پر تعیناتی کی ضرورت نہیں پڑتی۔

جنگلات:

یہ پاکستان کا اہم جنگل بھی ہے۔ پاکستان کے ۸۰ فیصد جنگلات اسی سلسلے میں پائے جاتے ہیں۔ درختوں کی بہت سی اہم قسمیں یہاں پائی جاتی ہیں اور ملک کی لکڑی کی ضرورت کو بھی پورا کیا جاتا ہے۔

دریا:

پاکستان کے سندھ سمیت بہت سے دریاؤں کا مرکز یہی پہاڑ ہیں۔ جب برف پگھلتی ہے تو بارش ہوتی ہے اور دریاؤں میں پانی جمع ہوتا ہے۔ بہت سے بیراج، تربیلا اور منگلا ڈیم بھی یہاں بنائے گئے ہیں۔

ٹھنڈ سے حفاظت:

یہ پاکستان کو شمال کی جانب سے آنے والی شدید ٹھنڈی ہواؤں سے بچاتے ہیں۔ اور ملک کے موسم کو معتدل رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

قدرتی ذخائر:

بہت سی قدرتی معدنیات جو کہ ملکی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں یہاں پائی جاتی ہیں۔ انکو یہاں سے حاصل کر کے ذخیروں زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔

تیز بارشیں:

یہاں پر بارشوں کے موسم میں انتہائی بارشیں ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے سندھ اور پنجاب میں بھی بارشیں ہوتی ہیں۔ اس سے فصلوں کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اور مجموعی کاشت میں اضافہ کا سبب ملک میں خوشحالی کا سبب بنتا ہے۔

قوت کا مرکز:

چونکہ یہ پہاڑ دریاؤں کا مرکز ہیں لہٰذا انہی دریاؤں کا پانی استعمال کر کے بجلی بنائی جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ پہاڑ قوت کا مرکز بھی ہیں۔

خوبصورتی:

یہ علاقے ہمارے ملک کی ہریالی اور خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ دور بہت سے سیاح ان علاقوں کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر یہاں آتے ہیں جسکی وجہ سے ملکی معیشت کو زرمبادلہ کی صورت میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

تجارت:

شاہراہ قراقرم جو کہ اسی علاقے میں واقع ہے تجارت کا اہم راستہ ہے۔ یہ ملکی دفاع میں بھی مدد کرتا ہے۔ پاکستان کے دوسرے ممالک سے تعلقات تجارت کی بنیاد پر بہتر بنانے میں یہ راستہ انتہائی مددار ثابت ہوتا ہے۔

جانور:

زیادہ تر جنگلی جانور اور بیش قیمت پرندوں کی اقسام بھی اسی سلسلے میں پائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر۴۔ آب وہوا سے کیا مراد ہے اور پاکستان کی آب وہوا کے لحاظ سے کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے؟

جواب: آب وہوا:

کسی بھی علاقے یا خطے کے موسم کی صورتحال جیسے ہوا کا دباؤ، درجۂ حرارت، نمی اور بارش اُس علاقے کی آب وہوا کہلاتی ہے۔

آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کے حصے:

آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ نیم حاری۔ بری بلند آب وہوا کا خطہ:

محل وقوع:

اس خطے میں پاکستان کے شمالی پہاڑی سلسلے شمال مغربی پہاڑی سلسلے اور بلوچستان کے پہاڑی سلسلے شامل ہیں۔

گرمیاں:

یہاں کی گرمیاں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ سب سے زیادہ درجۂ حرارت ۵۸° سبی میں ریکارڈ کیا گیا۔

سردیاں:

یہاں کی سردیاں لمبی اور ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ دھند بھی رہتی ہے اور سب سے کم درجۂ حرارت کوئٹہ میں ہوتا ہے۔

بارشیں:

یہاں تقریباً سارا سال بارشیں ہوتی ہیں۔ جو عموماً گرمیوں میں ختم ہوتی ہیں۔ یہاں تقریباً ۲۵ ملی میٹر تک بارش ہوتی ہے۔

۲۔ نیم حاری۔ بری سطح مرتفع کی آب وہوا کا خطہ:

محل وقوع:

اس خطے میں بلوچستان کے زیادہ تر حصے میں جیسے سبی اور جیکب آباد شامل ہیں۔

گرمیاں:

یہاں پر مئی سے ستمبر کے وسط تک سردیاں رہتی ہیں۔ گرم اور ریتیلی ہوائیں مستقل چلتی ہیں۔

سردیاں:

سردیاں زیادہ ٹھنڈی نہیں ہوتیں اور چند مہینے ہی رہتی ہیں۔

بارشیں:

جنوری فروری میں تھوڑی بارش ہوتی ہے۔ عام طور پر ۵۰ ملی میٹر تک بارش اس خطے میں ہوتی ہے۔

۳۔ نیم حاری۔ بری میدانی آب وہوا کا خطہ:

محل وقوع:

دریائے سندھ کا بالائی علاقہ (پنجاب) اور زیریں علاقہ (سندھ) اس خطے میں واقع ہے۔

گرمیاں:

یہاں گرمیاں لمبی اور گرم ہوتی ہیں۔ درجہ حرارت عموماً ۴۰° تک تجاوز کر جاتا ہے۔

سردیاں:

یہاں سردی عموماً چار ماہ تک رہتی ہے اور شدید ٹھنڈ ہوتی ہے۔

بارشیں:

یہاں پر مون سون کی آخری بارشیں ہوتی ہیں اور سردیوں میں بھی بارش ہوتی ہے۔

۴۔ حاری ساحلی آب وہوا کا خطہ:

محل وقوع:

یہاں پر سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقے واقع ہیں۔

گرمیاں:

گرمیوں میں موسم درمیانہ رہتا ہے۔ سمندری ہوائیں چلتی ہیں۔ ہوا میں نمی بھی ہوتی ہے۔

سردیاں:

سردیاں نہ تو زیادہ لمبی ہوتی ہیں نہ ہی ٹھنڈی۔

بارشیں:

یہاں پر تقریباً ۱۸۰ ملی میٹر تک بارش ہوتی ہے۔ لسبیلہ کے میدانی علاقے میں سردی اور گرمی دونوں میں بارش ہوتی ہے۔

اختتامیہ:

پاکستان کی آب وہوا دوسرے ممالک کے مقابلے میں بہتر ہے۔

سوال نمبر ۵۔ آب وہوا کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں تفصیل سے بیان کریں۔

جواب:

تعارف:

کسی بھی علاقے کی آب وہوا وہاں کے باشندوں کے رہن سہن کو بہت حد تک متاثر کرتی ہے۔ ان کا رہن سہن، کھانے کے طریقے، پیشے، کھیل، رواج اور معیشت سب آب وہوا کے مرہون منت ہیں۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف قسم کی آب وہوا ہے اس لیئے وہاں کے طرز زندگی بھی مختلف ہوتے ہیں۔

آب وہوا کے انسانی زندگی پر اثرات:

شمالی پہاڑی علاقے:

آب وہوا:

شمالی پہاڑی علاقوں میں سردیاں انتہائی ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے بھی گر جاتا ہے۔ ہر طرف برفباری ہوتی ہے۔ شدید سردی کے باعث انسان، جانور اور پودے شدید متاثر ہوتے ہیں یہاں کے لوگ انتہائی سخت زندگی گزارتے ہیں۔

لباس وخوراک:

اشیاء خورد ونوش کو ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ سردیوں میں اکثر لوگ میدانی علاقوں کی جانب کوچ کر جاتے ہیں تا کہ نوکری اور خوراک حاصل کر سکیں۔ گرمیوں میں یہ لوگ واپس آ کر تجارت اور کھیتی باڑی شروع کرتے ہیں۔ یواں کے لوگ صاف رنگت اور مضبوط جسم کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کے سخت طرز زندگی کے باعث یہ بہادر اور دلیر ہوتے ہیں۔ یہ سردیوں میں گرم موٹے کپڑوں کا استعمال کرتے ہیں۔

فصلیں:

چونکہ یہ علاقہ بنجر ہے لہٰذا یہاں کھیتی باڑی نہیں ہوتی۔

دریائے سندھ کا زیریں اور بالائی میدانی علاقہ:

آب وہوا:

یہاں پر دونوں موسم زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ پنجاب اور سندھ کے لوگ سردیوں میں کام جاری رکھتے ہیں جبکہ گرمیوں میں نڈھال رہتے ہیں

لباس وخوراک:

یہاں کے لوگوں کی خوراک سادہ ہوتی ہے۔ جبکہ گرمیوں میں ہلکے کپڑوں کا استعمال کیا جاتا ہے اور سردیوں میں موٹے کپڑوں کا۔

فصلیں:

پنجاب اور سندھ زرخیز علاقہ ہے لہٰذا یہاں کی آبادی بھی زیادہ ہے۔ لوگ فارم اور کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔

سیلاب اور ہوا کے طوفان:

اس علاقے کے لوگ سیلاب اور ہوا کے طوفانوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ ہر سال بہت سے لوگ سیلاب کے باعث جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور املاک کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

پاکستان کے جنوبی علاقے:

آب وہوا:

زیادہ تر جنوبی علاقے گرم اور ریگستانی ہیں۔ ہوا کے طوفان عموماً آتے رہتے ہیں۔ موسم شدید گرم ہوتا ہے۔

لباس وخوراک:

کیونکہ یہ گرم اور ریتیلا علاقہ ہے اس لیئے لوگ ایسے لباس استعمال کرتے ہیں جو انہیں ہوا اور گرمی دونوں سے بچا سکیں۔ دودھ کی بنی ہوئی اشیاء کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے۔

سیلاب اور ریت کے طوفان:

گرمیوں میں سیلاب اور ریت کے طوفان ان علاقوں سے ٹکراتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سطح مرتفع بلوچستان:

آب وہوا:

یہاں کی آب وہوا بہت شدید ہوتی ہے۔ سردیاں انتہائی ٹھنڈی ہوتی ہیں اور برفباری بھی ہوتی ہے لوگ زیادہ تر اپنے گھروں میں رہتے ہیں اور بیچنے کے لیے تحائف تیار کرتے ہیں۔ لوگ سردیوں میں علاقے سے کوچ کر جاتے ہیں اور گرمیوں میں واپس آجاتے ہیں۔

خوراک اور پانی کی کمی:

گرمیوں میں یہاں گرمی کے باعث پانی کی کمی رہتی ہے۔ کاریز کے ذریعے سے پانی حاصل کیا جاتا ہے۔ پانی کے بغیر چونکہ فصلیں نہیں ہوتیں لہٰذا کھیتی باڑی بھی یہاں نہیں ہو پاتی۔

ساحلی علاقے:

آب وہوا:

ساحلی علاقوں میں آب وہوا درمیانی رہتی ہے۔ زندگی اپنے جوبن پر ہوتی ہے۔ لوگ مختلف کام کرتے ہیں۔

سمندری طوفان:

کبھی کبھار سمندری طوفان لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کرتے ہیں۔

اختتامیہ:

آب وہوا انسانی زندگی پر ہر انداز سے اثر انداز ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۶۔ آلودگی کیا ہے؟ اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟ ماحولیاتی آلودگی کیوں کر پیدا ہوتی ہے اور اسکے کیا اثرات ہوتے ہیں؟ (۲۰۰۹) (۲۰۱۰) (۲۰۱۲)

جواب:

آلودگی:

ہوا، پانی اور زمین کی ساخت یا ہیئت میں ناپسندیدہ تغیر کو آلودگی کہتے ہیں۔ اس سے انسانی صحت شدید متاثر ہوتی ہے آلودگی ہماری آب و ہوا کو تبدیل کر دیتی ہے۔

یہ آج کے ترقی یافتہ دور کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ پوری دنیا اس مسئلے سے نبرد آزما ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔

آلودگی کی اقسام:

اس کی تین اقسام ہیں۔

فضائی آلودگی:

فضائی آلودگی صاف ہوا کو زہریلی گیس میں تبدیل کر دیتی ہے جس سے ہماری صحت متاثر ہوتی ہے۔ پودے مرجاتے ہیں اور ہماری املاک کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

ہوا میں ہزاروں گیسیں چھوڑی جاتی ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ فضائی آلودگی کا سب سے بڑا سبب ہے۔

اہم وجوہات:

i- یہ گاڑیوں میں گیسولین کے جلنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ii- فیکٹریوں اور بھٹیوں کے دھوئیں بھی اس میں اضافہ کرتے ہیں۔

iii- نیوکلیئر ٹیسٹ بھی اس میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔

iv- گیس کے پاور پلانٹ ہوا کو آلودہ کرتے ہیں۔

v- جراثیم اور کیڑے مار دوائیاں فضائی آلودگی کا ایک بڑا سبب ہیں۔

پانی کی آلودگی:

پانی کی آلودگی صاف اور پینے کے لائق پانی کو کم کر دیتی ہے۔ یہ بیرا کی اور مچھلیوں کے لیے بھی خطرناک ہے۔ ہماری جسم کا ۷۰ فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ پوری کرۂ ارض کا ۷۱ فیصد پانی ہے۔ پانی میں نمکیات بھی ہوتی ہیں جسے پینے کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔

اہم وجوہات:

i- مختلف فیکٹریوں کا کچرہ پانی میں ضائع کیا جاتا ہے۔

ii- پائپ لائنوں کا کچرہ۔

iii- سیوریج لائنوں کا تالابوں اور دریاؤں میں نکاس۔

iv- نیوکلیئر ویسٹ

زمینی آلودگی:

زمین کی آلودگی، زمین کی سطح پر موجود زرخیزی کو کم کر دیتی ہے۔ جب زمین میں بہت زیادہ غیر ضروری اور جراثیم والی اشیاء ڈال دی جاتی ہیں۔ زمین آلودہ ہو جاتی ہے۔

اہم وجوہات:

i- نیوکلیئر ٹیسٹ اور دھماکے۔

ii- پلاسٹک کی تھیلیاں۔

iii- کیمیائی اشیاء جو فیکٹریوں سے ضائع کی جاتی ہیں۔

سوال نمبر ۷۔ آلودگی پر قابو پانے کے طریقے بیان کریں۔

جواب:

تعارف:

ہوا، پانی یا زمین کی ساخت میں ناپسندیدہ تغیرات کو آلودگی کہتے ہیں۔ آلودگی سے بچاؤ اور تحفظ کے لیے ساری دنیا میں بے شمار کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔

جہاں روز بروز بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی اور فضا کے درجہ حرارت پر قابو پانے کے لیے اقدامات پر غور کیا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل اقدام ماحول کی آلودگی کو کم کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

۱۔ زہریلے کیمیائی مادّے:

دریاؤں میں بہانے یا کھائیوں میں جمع کرنے سے قبل زہریلے کیمیائی مادوں کو علیحدہ کر کے صاف کر دیا جائے۔

۲۔ پانی کی صفائی:

شہروں کے گندے پانی کو دریاؤں میں بہانے سے قبل ان کو بڑے تالابوں میں جمع کر کے مشینوں کے ذریعے صاف کر دیا جائے۔

۳۔ ایندھن والی گیسوں کا کم استعمال:

ایسی گاڑیوں پر پابندی عائد کر دی جائے جن سے بہت زیادہ دھواں نکلتا اور جو لوگ اسکی خلاف ورزی کریں اُن پر جرمانہ عائد کیا جائے۔

تمام کوڑا کرکٹ کو مناسب طریقے سے جلانا چاہیے۔

۴۔ فنڈز کی فراہمی:

ماحولیاتی معاملات میں شامل اداروں کے کردار کو بڑھانا چاہیے اور اُن کو ماحول کو بہتر بنانے کے لیے مناسب فنڈ مہیا کرنے چاہیں۔

۵۔ انسانی اور حیوانی فضلے (Waste):

انسانی اور حیوانی فضلے کو کھیتوں میں جمع نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی انھیں بطور کھاد استعمال کرنا چاہیے۔

سوال نمبر ۷۔ آلودگی پر قابو پانے کے طریقے بیان کریں۔

جواب: تعارف:

ہوا، پانی یا زمین کی ساخت میں ناپسندیدہ تغیرات کو آلودگی کہتے ہیں۔ آلودگی سے بچاؤ اور تحفظ کے لیے ساری دنیا میں بے شمار کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔

۶۔ درختوں کا انتظام:

زیادہ سے زیادہ شجر کاری کے انتظامات کرنے چاہیں۔ جنگلات کی کٹائی روک دینی چاہیے۔ کیونکہ جنگلات فضا کو صاف اور پاکیزہ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

۷۔ پلاسٹک کی تھیلوں کا استعمال:

پولی تھین (پلاسٹک) کی تھیلوں کا استعمال بند کر دینا چاہیے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو لوگوں میں یہ آگاہی اور بیداری پیدا کرنی چاہیے کہ وہ ان تھیلوں کو کھلی جگہ پر نہ پھینکیں۔

۸۔ عام صفائی:

عوامی اجتماعات کے مقامات، باغات (پارکوں) اور سڑکوں کی عمومی صفائی کے لیے انتظامات کرنے چاہیے۔

۹۔ ماحولیاتی شعور:

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام عوام میں فضائی آلودگی کے نقصانات کے بارے میں آگاہی اور شعور پیدا کر سکتے ہیں۔

اختتامیہ:

آلودگی کو کم کرنا ہر شہری کا فرض ہے۔ یہ حکومتی اداروں اور عوام کے تعاون سے بھی کم کی جا سکتی ہے۔

سوال نمبر ۸۔ **پاکستان کے تین صحرائی علاقوں کے نام لکھیے۔**

جواب: **صحرائی علاقے:**

پاکستان کے صحرائی علاقوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ چولستان ۲۔ تھر ۳۔ بلتستان ۴۔ تھل

سوال نمبر ۹۔ **جنگلات کی اہمیت پر نوٹ لکھیے۔** (۲۰۱۱)

جواب: **جنگلات کی اہمیت:**

جنگلات کسی بھی ملک کی معیشت کا لازمی جزو ہیں۔ ملک کی متوازن معیشت کے لیے ضروری ہے کہ اُسکے 25 فیصد رقبے پر جنگلات ہوں۔

جنگلات

قدرتی وسائل کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ پاکستان میں صرف 4.5 فیصد رقبے پر جنگلات پھیلے ہوئے ہیں۔

پاکستان میں جنگلات کا رقبہ اس لیے بھی کم ہو رہا ہے کہ یہاں پر جنگلات کو بے رحمانہ طریقے سے کاٹا جا رہا ہے۔ مکانات کی تعمیر کے لیے جنگلات کی زمین کو استعمال کیا جا رہا ہے اور پھر ہر سال دریا بھی کٹاؤ کا کام کر رہے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ جنگلات کے اُگانے کے لیے مزید زمین مختص کی جائے اور درختوں کی غیر ضروری کٹائی کو بند کیا جائے۔